از عدالتِ عظمیٰ

میسرز الانکر سنگ خارہوں انڈسٹریز ودیگراں

بنام

پی جی آر سندھیا، ایم ایل اے ودیگراں

تاریخ فیصلہ: 18 جنوری 1996

[جے ایس ورما، ایس پی بھروچا اور کے وینکٹا سوامی، جسٹس صاحبان]

مائنز اینڈ منرلز (ریگولیشن اینڈ ڈیولپمنٹ) ایکٹ، 1957۔ کرناٹک مائنز منرل کنسیشن رولز، 1969:

دفعہ 15 / قوائد 3، 3 اے، 66۔ معمولی معدنیات۔ کان کنی پٹے پر جاتی ہے۔ سنگ خارہ۔ کان کنی کے پٹے پر ممانعت۔ قاعدہ 3 اے میں ممانعت کے باوجود سرکاری زمینوں پر سیاہ، گلابی اور کشیر رنگ کے سنگ خارہ کے لیے کان کنی کا پٹے دینے کے لیے قاعدہ 3 کے تحت ریاستی حکومت کی طرف سے منظور کردہ حکم۔ غیر قانونی رکھا گیا۔

حکومت کرناٹک نے تاریخ کے نوٹیفکیشنز 22.5.1990 اور 4.1.1991 کے ذریعے کرناٹک مائنز منرل کنسیشن رولز 1969 کے قاعدہ 3A میں ترمیم کی۔ دو ترامیم کے ذریعے سنگ خارہ کی کھدائی کے لیے سرکاری زمینوں کے پٹہ منظوری پر مطلق پابندی میں نرمی کی گئی جس میں مخصوص زمرے کے افراد کے حق میں نرمی کی گئی۔ ان ترامیم کی جواز کو عدالت عالیہ کے سامنے دائر رٹ پٹیشنوں میں چیلنج کیا گیا تھا جس میں درخواست گزاروں کے حق میں روک دی گئی تھی۔ دریں اثنا ریاستی حکومت نے ضابطہ 3 کے تحت منظور کردہ اپنے حکم نمبر 1 کے ذریعے 203 پٹہ داروں کو سرکاری زمینوں پر سیاہ، گلابی اور کشیر رنگ کے سنگ خارہ کے لیے کان کنی کے پٹے دیے۔ ان پٹوں کو قوائد کے قاعدہ 3 اے میں موجود ممانعت کے برعکس چیلنج کرتے ہوئے عدالت عالیہ کے سامنے رٹ پٹیشنیں دائر کی گئیں۔ پٹہ پر لینے والوں کی یہ درخواست کہ حکومت نے یہ منظوری خصوصی معاملات میں نرمی کے اپنے اختیار کا استعمال کرتے ہوئے دی ہیں، جیسا کہ قوائد کے قاعدہ 66 میں

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document

فراہم کیا گیا ہے، عدالت عالیہ نے یہ کہتے ہوئے خارج کر دیا کہ قاعدہ 66 قاعدہ 3 اے کے تحت آنے والے شعبے میں لاگو نہیں تھا؛ اور چونکہ قاعدہ 3 اے کے تحت ممانعت کی وجہ سے پٹہ نہیں دیے جا سکے، اس لیے قاعدہ 66 کے تحت قوائد میں نرمی کا اختیار دستیاب نہیں تھا۔ عدالت عالیہ کے سنگل جج نے رٹ پٹیشنیں کی اجازت دی اور منظوریوں کو کالعدم قرار دے دیا۔ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے کرایہ داروں کی اپیلوں کو خارج کر دیا۔

اس عدالت کے سامنے کرایہ داروں کی طرف سے دائر موجودہ اپیلوں میں، قوائد کے قاعدہ 66 کی بنیاد پر پٹوں کی حمایت کرنے کے علاوہ، پٹوں کے لیے یہ دلیل دی گئی تھی کہ عدالت عالیہ کے ذریعے پہلے کی رٹ پٹیشنوں میں منظور کردہ حکم کی بنیاد پر، قوائد کے قاعدہ 3(1) کے تحت حکومت کی پیشگی منظوری کے ساتھ امداد دینے کا اختیار دستیاب تھا جو کہ 18.6.1991 پر دیا گیا تھا۔

اپیلوں کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1.1. کرناٹک مائنز منرل کنسیشن رولز 1969 کے قاعدہ 66 کے تحت موجودہ 203 کان کنی کے پٹوں میں سے کسی کی منظوری کو برقرار رکھنے کی کوئی بنیاد نہیں ہے، خاص طور پر جب حکومت نے ان میں سے کوئی بھی منظوری دینے کے لیے اس اصول کا سہارا بھی نہیں لیا تھا۔ پٹہ دینے کا سرکاری حکم جس کی تاریخ 18.6.1991 تھی، صرف قاعدہ 3 کے تحت اختیار کا استعمال کرتے ہوئے جاری کیا گیا تھا یہاں تک کہ قاعدہ 66 کے حوالے کے بغیر۔ حکم نامے میں ایک واضح بیان ہے کہ حکومت نے ان درخواستوں پر یہ منظوری دینے کے مقصد سے قاعدہ 3 کا سہارا لینے کا فیصلہ کیا تھا جو 1969 کے قوائد کے قاعدہ 3 کے تحت واضح طور پر دی گئی تھیں۔

1.2. دوسری صورت میں بھی، قاعدہ 66 حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مفادِ عامہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی رائے مرتب کرے۔ قاعدہ 66 میں یہ مضمر ہے کہ حکومت کی ایسی رائے ہر معاملے کے حقائق اور حالات پر غور کرنے کے بعد اور اس نتیجے پر پہنچنے پر تشکیل دی جانی چاہیے کہ مفادِ عامہ کی ضرورت تھی کہ قوائد میں مقرر کردہ قیود کے علاوہ ایسی قیود و ضوابط پر کان کنی کے پٹہ کی منظوری کا پٹہ دیا جائے، جیسا کہ حکومت کی طرف سے متعین کیا جائے۔ یہ ضرورت مقصد کے لیے مخصوص قیود و ضوابط میں منظورے دینے سے پہلے ہوتی ہے اور یہ اس اثر کو پیشگی اطمینان کے بغیر منظوری کو جواز پیش کرنے کے مقصد کے لیے منظوری کے بعد نہیں ہو سکتی جس سے قوائد میں نرمی ہو۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document

1.3. موجودہ 203 پٹوں کے معاملے میں، ہر انفرادی معاملے میں نرمی کے اختیار کا الگ سے استعمال نہیں کیا گیا تھا۔ قاعدہ 3 اے میں موجود ممانعت اور کان کنی کا پٹہ دینے کے حتمی اختیار کا استعمال ڈائریکٹر آف مائنز اینڈ جیولوجی کے ذریعے کیا گیا تھا اور انفرادی معاملات میں حکومت کے ذریعے نہیں جیسا کہ قاعدہ 66 کے تحت ضروری ہے، اس کے باوجود سرکاری حکم نامہ صرف قاعدہ 3 کے تحت کان کنی کے پٹے دینے کا اختیار دیتا ہے۔

2. جہاں تک قاعدہ 3 اے میں کی گئی ترامیم کے جواز کو چیلنج کرنے والی سابقہ رٹ پٹیشنوں میں حکم کے اثر کا تعلق ہے، یہ واضح ہے کہ قاعدے کا عمل معطل نہیں کیا گیا تھا۔ نہ ہی اس اصول کو ختم کیا گیا ہے۔ قاعدہ 3 اے میں ممانعت موجودہ منظوری دینے کے وقت موجود تھی اور اس لیے مذکورہ ممانعت کے خلاف دی گئی ان منظوریوں کو صحیح طور پر غلط قرار دیا گیا۔ عدالت عالیہ کا ان منظوریوں کو کالعدم قرار دینے کا فیصلہ کسی کمزوری کا شکار نہیں ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1683-1716، سال 1996 وغیرہ۔

کرناٹک عدالت عالیہ کے ڈبلیو اے نمبر 842-92/43، 1454-93/55، 838-39/92، 1804-05، 993-94، 1806-07، 860-61، 862-63، 855-56، 971/92، 1468-69/93، 972/92، 1456-57/93، 1458-59، 1466-67، 1464-65، 1452-531462-63، سال 1993 کے فیصلے اور حکم سے۔

ہریش این سالوی، سولی جسٹس سوراب جی، کپل سبل، مس اندرا جسٹس سنگھ، ایس کے کلکرنی، ڈی ایل این راؤ، نکھل سخارڈندے، ایم ٹی جارج کے لیے پرینتش کپور، کے کے مانی، آر ساسپر بھو، پی آر راما سیش، مس سنگیتا کمار، پی مہلے، راجیش مہالے، ایس این بھٹ، ایم ویرپا، پی پی سنگھ اور ای سی ودیا ساگر موجود فریقین کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے سنایا گیا

جے ایس ورما، جسٹس کرناٹک مائنز منرل کنسیشن رولز، 1969 کے قاعدہ 3 کے تحت سرکاری زمینوں میں سنگ خارہ کی کھدائی کے لیے تمام 203 پٹوں کی اجازت کو کرناٹک عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشنوں میں چیلنج کیا گیا تھا جس کی اجازت فاضل سنگل جج نے دی تھی اور ان منظوریوں کو کالعدم قرار دے دیا گیا تھا۔ معدنی مراعات کے حصول داروں کی رٹ اپیلیں بھی عدالت عالیہ کے ڈویژن

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بنچ نے خارج کر دی ہیں۔ لہذا، یہ اپیلیں منظوری حاصل کرنے والوں کی طرف سے خصوصی اجازت کے ذریعے کی جاتی ہیں۔

تمام 203 پٹوں، جن میں سے 61 تجدید کے تھے جبکہ باقی تازہ منظوری تھیں جو سرکاری زمینوں میں معدنیات کی کھدائی سے متعلق تھیں۔

مائنز اینڈ منرلز (ریگولیشن اینڈ ڈیولپمنٹ) ایکٹ، 1957 کے دفعہ 15 کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے حکومت کرناٹک نے کرناٹک مائنر منرل کنسیشن رولز، 1969 (مختصر طور پر "رولز") کے نام سے جانے جانے والے قوائد بنائے۔ قاعدہ 3 کان کنی کے پٹہ کی منظوری پر پابندی کا التزام کرتا ہے۔ قاعدہ 3 اے ترمیم کے ذریعے 5.9.1979 کے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے متعارف کرایا گیا تھا جس میں بلیک سنگ خاروں کے سلسلے میں کان کنی کے پٹہ کی اجازت کو محدود کیا گیا تھا۔ قاعدہ 3 اے میں ترمیم ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے کی گئی تھی جس کی تاریخ 21.5.1980 تھی جس میں بلیک سنگ خارہ کی تعریف میں توسیع کی گئی تھی پھر 23.6.1981 کے نوٹیفکیشن کے ذریعے، قاعدہ 3A میں مزید ترمیم کرتے ہوئے لفظ سیاہ سنگ خارہ یا گلابی سنگ خارہ کو الفاظ سیاہ سنگ خارہ کے لیے تبدیل کیا گیا۔ قاعدہ 3A میں مزید ترمیم ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے کی گئی تھی جس کی تاریخ 27.3.1982 تھی۔ بعد میں 22.5.1990 کے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے حکومت نے قاعدہ 3A میں ترمیم کی جس کے ذریعے نجی فریقوں کے حق میں سنگ خاروں کی کان کنی کے لیے سرکاری زمینوں کے پٹہ کی اجازت پر مطلق پابندی میں نرمی کی گئی اور اس میں مخصوص افراد کے کچھ زمروں کے حق میں نرمی کی گئی؛ اور پھر 4.1.1991 کے نوٹیفکیشن کے ذریعے قاعدہ 3A میں مزید ترمیم کی گئی۔ 1990 اور 1991 میں قاعدہ 3 اے میں کی گئی ترمیم کے جواز کو بعض رٹ پٹیشنوں میں چیلنج کیا گیا تھا جس میں عدالت عالیہ نے درخواست گزاروں کے حق میں روک دی تھی۔ اس مرحلے پر حکومت کرناٹک نے قاعدہ 3 کے تحت سیاہ، گلابی اور کثیر رنگ کے سنگ خارہ کے لیے کان کنی کے پٹہ کی منظوری کے لیے 18.6.1991 کا حکم جاری کیا۔ یہ 18.6.1991 کے مذکورہ حکم کے تحت ہے کہ یہ 203 کان کنی کے پٹہ قاعدہ 3 کے تحت دیے گئے تھے۔ ان اپیلوں کی وجہ بننے والی اجازت دی گئی رٹ پٹیشنوں میں چیلنج قاعدہ 3 کے تحت دیے گئے 203 کان کنی کے پٹوں کے لیے ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس مرحلے پر یہ مناسب ہے کہ مذکورہ بالا حکم کی تاریخ 18.6.1991 کا حوالہ دیا جائے جو کہ درج ذیل ہے:

"کرناٹکا کی حکومت کی کارروائی

مضمون: کرناٹک مائنر منرل کنسیشن رولز 1969 کے قاعدہ 3 کے تحت سیاہ، گلابی اور کثیر رنگ کے سنگ خارہ کے لیے کان کنی کے پٹے دینا۔

پڑھیں: سرکاری خطوط نمبر CI 51 MMN 91 مورخہ 3.5.1991، 4.5.1991 اور 9.5.1991۔

پیش لفظ:

آرائشی سنگ خارہ کے سلسلے میں بین الاقوامی بازار کے سازگار رجحان کو بروئے کار کرنے اور اس سلسلے میں حکومت ہند کی درخواست پر برآمدی صلاحیت کو مدنظر رکھتے ہوئے، غیر قانونی اور غیر سائنسی منظوری کے استحصال کو روکنے کے علاوہ ریاستی خزانے میں اضافی آمدنی لانے کے علاوہ، حکومت کرناٹک نے کرناٹک مائنر منرل کنسیشن رولز کے قاعدہ 3 اے میں ترمیم کی ہے، 1969ء میں 100 فیصد برآمدی صنعتوں، نجی کاروباری افراد جن کے پاس الگ صنعتی پروگرام ہے، کے حق میں کواری پٹہ دینے کا اہتمام کیا گیا۔ اس سلسلے میں نمبر سی ایل 304 ایم آر سی 87 (پی) 22.5.1990 اور سی آئی کے مطابق دو نوٹیفکیشن جاری کیے گئے تھے۔ 214 ایم آر سی 90 (پی) تاریخ 4.1.1991. اس طرح نافذ کی گئی ترمیم قانونی چارہ جوئی کا موضوع رہی ہے کیونکہ ان ترامیم کے جواز کو معزز عدالت عالیہ میں چیلنج کیا گیا ہے اور کچھ رٹ پٹیشن گزاروں نے ان ترامیم کو چلانے کے لئے حکم امتناع حاصل کیا ہے۔

اس طرح کے حکم امتناع کی وجہ سے وہ مقصد حاصل نہیں کیا جا سکا جس کے پیچھے قاعدہ 3 اے میں ترمیم کی گئی ہے۔ اگرچہ حکومت نے اس روک کو خالی کرنے کی کوششیں کی ہیں لیکن اس ریاست میں سائنسی کان کنی کی سرگرمیوں کو یقینی بنانے کے لیے عدالت عالیہ کے سامنے دائر رٹ پٹیشنوں کی کثرت حکومت کو کرناٹک مائنر منرل کنسیشن رولز، 1969 میں دیگر توضیعات کی تلاش کرنے پر مجبور کرتی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document

کرناٹک مائنز منرل کنسیشن رولز، 1969 کا قاعدہ 3 بنیادی قاعدہ ہے جو محکمہ کانوں اور ارضیات کو حکومت کی پیشگی منظوری کے ساتھ کان کنی کے پٹے دینے کا اختیار دیتا ہے۔ حکم امتناع اور قاعدہ 3 کی دستیابی کی روشنی میں معاملے کی قانونی جانچ پڑتال کی گئی ہے۔ یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ قاعدہ 3 اے کے تحت قانونی چارہ جوئی کے زیر التواء ہونے کی وجہ سے کوئی منظم اور سائنسی کھدائی نہیں ہوتی ہے اور ریاستی محصولات کا مفاد کافی حد تک متاثر ہوتا ہے اور اس لیے یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ کرناٹک مائنز منرل کنسیشن رولز 1969 کے قاعدہ 3 کے تحت اس وقت تک کام کرنے پر کوئی پابندی نہیں ہے جب تک کہ ضابطہ 3 اے کی توثیق یا بصورت دیگر کا تعین نہیں کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ آرڈر نمبرCI۔51ایم ایم این91(1)بنگلور، تاریخ18-6-1991

پیش لفظ میں بیان کردہ حالات میں حکومت نے کرناٹک مائنز منرل کنسیشن رولز 1969 کے رول 3 کا سہارا لینے کا فیصلہ کیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ڈائریکٹر آف مائنز اینڈ جیولوجی کو تمام زمینوں کے حوالے سے کان کنی کے پٹوں کی درخواستوں کو نمٹانے کا اختیار دیا ہے اور یہ کہ ڈائریکٹر آف مائنز اینڈ جیولوجی فاریسٹ زون کے تحت آنے والی زمین کے حوالے سے بھی کنٹرولنگ آفیسر ہوگا۔ تاہم، جنگلات کے علاقے کے حوالے سے، پٹہ کی منظوری ان درخواست دہندگان سے مشروط ہوگی جو جنگلات کے تحفظ کے قانون کے تحت منظوری حاصل کرتے ہیں۔

2. اصول 2(1)(سی) میں ضروری ترامیم جو جنگلات کے علاقے کے حوالے سے کنٹرولنگ آفیسر کی وضاحت کرتی ہیں، مذکورہ بالا خطوط پر بھی الگ سے جاری کی جا رہی ہیں۔ اسی طرح، حکومت آرائشی سنگ خاروں سمیت تمام مخصوص معمولی معدنیات کے سلسلے میں ڈپٹی ڈائریکٹر (منرل ایڈمنسٹریشن) کو مجاز دفتر کے طور پر مطلع کرتی ہے۔

3. ڈائریکٹر آف مائنز اینڈ جیولوجی قوائد 1969 کے قاعدہ 3 کے تحت موصول ہونے والی درخواست کو نمٹاتے ہوئے اس بات کو یقینی بنائے گا کہ جس علاقے کے لیے کان کنی کے پٹوں کی درخواستیں موصول ہوتی ہیں وہ عدالت عالیہ کے کسی بھی مقدمے میں شامل نہیں ہے۔ مزید بر آں، ڈائریکٹر آف مائنز اینڈ جیولوجی بھی اس سلسلے میں جاری کردہ گائیڈ لائنوں کے علیحدہ سیٹ پر احتیاط سے عمل کرے گا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کرناٹک کے گورنر کے نام اور حکم کے مطابق
دستخط/(نانجیگوڈا)
ڈیسک آفیسر،
کامرس اینڈ انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ،
(کانیں)"

قاعدہ 3(1) اور قاعدہ 66 جو صرف ان اپیلوں میں غور کے لیے اٹھائے گئے نکات کے لیے متعلقہ ہیں وہ درج ذیل ہیں:

"باب II

جس زمین میں معدنیات حکومت کی ملکیت ہیں اس کے سلسلے میں کان کنی کے پٹے کی منظوری۔

3. کان کنی کے پٹے کی منظوری پر پابندیاں-(1) حکومت کی پیشگی منظوری کے علاوہ بھارتیہ شہری کے علاوہ کسی اور شخص کو کان کنی کا پٹہ نہیں دیا جائے گا۔

XXX XXX XXXX

XXXX

66. خصوصی معاملات میں قوائد میں نرمی-ایسے معاملات میں جہاں حکومت کی رائے ہے کہ مفادِ عامہ اس کی ضرورت ہے، وہ ان قوائد میں تجویز کردہ قیود وضوابط کے علاوہ ایسی قیود و ضوابط پر کان کنی کا پٹہ یا کان کنی کے اجازت نامے کی منظوری کا پٹہ دے سکتی ہے، جیسا کہ حکومت حکم کے ذریعے بتا سکتی ہے:

بشرطیکہ ان قوائد میں کسی بھی چیز کے باوجود اس طرح کے تحفظات، علاقائی، مالی یا دوسری صورت میں کرایہ داروں کو فراہم کیے جاسکتے ہیں تاکہ کسی بھی صنعت یا تجارت کے مفادات کا تحفظ کیا جاسکے تاکہ کرایہ داروں کے درمیان غیر صحت بخش مسابقت سے بچا جاسکے، اور تجارت میں کسی بھی کمی کو روکا جاسکے اور یہ دیکھا جاسکے کہ معمولی معدنیات کا سائنسی اور منظم طریقے سے استحصال کیا جارہا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document

قاعدہ 3 اے کا حوالہ دینا غیر ضروری ہے جیسا کہ اصل میں 1979 میں داخل کیا گیا تھا اور بعد میں وقتاً فوقتاً اس میں ترمیم کی گئی تھی کیونکہ موجودہ معاملے میں مذکورہ بالا 203 کان کنی کے پٹوں کی منظوری نہ تو اس کے تحت دی گئی ہے اور نہ ہی اس بنیاد پر انہیں سپورٹ کیا گیا ہے۔

یہ منظوریاں واضح طور پر قاعدہ 3 کے تحت سرکاری حکم نامے کی تاریخ 18.6.1991 کی بنیاد پر دی گئی تھیں۔ تاہم، عدالت عالیہ میں قاعدہ 66 کی بنیاد پر ان منظوریوں کی حمایت کرنے کی کوشش کی گئی جو حکومت کو خصوصی معاملات میں قوائد میں نرمی کا اختیار فراہم کرتا ہے۔ عدالت عالیہ نے اس استدعا کو خارج کر دیا ہے کہ ان منظوریوں کو قاعدہ 66 کی بنیاد پر برقرار رکھا جا سکتا ہے۔

عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا ہے کہ قاعدہ 66 قاعدہ 3 اے کے تحت آنے والے شعبے میں لاگو نہیں ہوتا ہے اور چونکہ یہ پٹہ قاعدہ 3 اے میں موجود ممانعت کی وجہ سے نہیں دیے جا سکے، اس لیے قاعدہ 66 کے ذریعے دیے گئے قوائد میں نرمی کا اختیار دستیاب نہیں ہے۔ ہماری رائے میں موجودہ معاملے میں یہ مزید سوال بھی پیدا نہیں ہوتا۔ 18.6.1991 کے سرکاری حکم نامے کا سادہ مطالعہ اس میں کوئی شک نہیں چھوڑتا کہ یہ صرف قاعدہ 3 کے تحت اختیار تھا جس کا استعمال یہ منظوری دینے کے لیے کیا گیا تھا اور یہ نتیجہ حکومت کی طرف سے اس مقصد کے لیے حاصل کردہ قانونی رائے کی بنیاد پر اخذ کیا گیا تھا۔ حکم نامے میں ایک واضح بیان ہے کہ حکومت نے ان درخواستوں پر یہ منظوری دینے کے مقصد سے قاعدہ 3 کا سہارا لینے کا فیصلہ کیا تھا جو 1969 کے قوائد کے قاعدہ 3 کے تحت واضح طور پر دی گئی تھیں۔ ایسے حالات میں، قاعدہ 66 کے تحت منظوری کی حمایت کرنے کے لیے عدالت عالیہ میں معاملات کی سماعت میں تاخیر کی کوشش واضح طور پر ناقابل قبول ہے جب قوائد 66 کے حوالہ کے بغیر بھی صرف قاعدہ 3 کے تحت طاقت کا استعمال کیا گیا تھا۔ اس عرض کو قبول کرنا مشکل ہے کہ ان منظوریوں کی حمایت کے لیے تک کہ قاعدہ قاعدہ 66 دستیاب ہے۔ یہاں 66 حکومت سے اپنی رائے قائم کرنے کا مطالبہ کرتا ہے کہ مفادِ عامہ کے لیے ان قوائد میں مقرر کردہ قیود و ضوابط کے علاوہ ایسی قیود و ضوابط پر کان کنی کے پٹہ کی منظوری درکار ہے، جیسا کہ حکومت حکم کے ذریعے بیان کرے۔ قاعدہ 66 میں یہ مضمر ہے کہ حکومت کی ایسی رائے ہر معاملے کے حقائق اور حالات کے حوالے سے اس طرح کی منظوری دینے کے سوال پر غور کرنے کے بعد اور اس نتیجے پر پہنچنے پر تشکیل دی جانی چاہیے کہ مفادِ عامہ کی ضرورت تھی کہ ان قوائد میں مقرر کردہ قیود کے علاوہ ایسی قیود و ضوابط پر کان کنی کے پٹہ کی منظوری کا پٹہ دیا جائے جو حکومت کی طرف سے متعین کیے جائیں۔ یہ ضرورت مقصد کے لیے مخصوص قیود و ضوابط پر منظوری بنانے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سے پہلے ہوتی ہے اور یہ اس اثر کو پیشگی اطمینان کے بغیر منظوری کو جواز پیش کرنے کے مقصد کے لیے منظوری کے بعد نہیں ہو سکتی جس سے قوائد میں نرمی ہو۔ مزید برآں، اس کی نوعیت کے مطابق، نرمی کے اختیار کو ہر انفرادی معاملے میں الگ سے استعمال کیا جاتا ہے، جو ان 203 پٹوں کے معاملے میں بھی نہیں کیا گیا ہے۔ قاعدہ 3 اے میں موجود ممانعت کے باوجود، 18.6.1991 کا سرکاری حکم محض قاعدہ 3 کے تحت کان کنی کے پٹوں کی منظوری کا اختیار دیتا ہے اور اس کے بعد ہی ڈائریکٹر آف مائنز اینڈ جیولوجی نے صرف 203 معاملات میں منظوری دینے کے لیے قاعدہ 3 کے تحت کی گئی کل 2350 درخواستوں پر غور کرنے کے لیے آگے بڑھا۔ کان کنی کے پٹے دینے کا حتمی اختیار ہر معاملے میں ڈائریکٹر کے ذریعے استعمال کیا جاتا تھا نہ کہ حکومت کے ذریعے انفرادی معاملات میں جیسا کہ قاعدہ 66 کے تحت ضروری ہے۔ اس طرح قاعدہ 66 کے تحت ان 203 کانوں کے پٹوں میں سے کسی کی منظوری کو برقرار رکھنے کی کوئی بنیاد نہیں ہے، خاص طور پر جب حکومت نے ان میں سے کوئی بھی منظوری دینے کے لیے اس اصول کا سہارا بھی نہیں لیا تھا۔

مزید سوال یہ ہے کہ آیا موجودہ معاملے میں قاعدہ 66 قاعدہ 3 اے میں موجود واضح ممانعت کے باوجود نرمی کرنے کے قابل تھا، اس لیے غور کے لیے پیدا نہیں ہوتا ہے اور اس نکتے پر کسی بھی حتمی رائے کا اظہار کرنا غیر ضروری ہے۔ اس لیے ان اپیلوں میں اپیل گزاروں کی جانب سے یہ دلیل خارج کر دی گئی ہے۔

کچھ اپیل گزاروں کے فاضل وکیل شری سولی جسٹس سوراب جی نے ان منظوریوں کی حمایت میں ایک اور دلیل پیش کی۔ انہوں نے پیش کیا کہ قاعدہ 3 اے میں کی گئی مزید ترامیم کو چیلنج کرنے والی سابقہ رٹ پٹیشنوں میں عدالت عالیہ کے مذکورہ حکم کی بنا پر، قاعدہ 3(1) کے تحت حکومت کی پیشگی منظوری سے یہ منظوری دینے کا اختیار دستیاب تھا جو کہ 18.6.1991 کے حکم نامے کے ذریعے دیا گیا تھا۔ ہم اس پیشکش کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ سابقہ رٹ پٹیشنوں میں مذکورہ حکم کا اثر صرف یہ تھا کہ درخواست گزاروں کی درخواستوں کو ان رٹ پٹیشنوں میں قاعدہ 3 اے کے حوالے کے بغیر نمٹا دیا جائے لیکن ان درخواست گزاروں کو دی گئی منظوری کی صداقت کا فیصلہ قاعدہ 3 اے کے حوالے سے کیا جانا تھا جب تک کہ قاعدہ 3 اے کو ختم نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے اسے ختم کر دیا گیا۔ مانا جاتا ہے کہ قاعدہ 3 اے کو ختم نہیں کیا گیا تھا اور اس لیے، ان درخواست گزاروں کے حق میں دی گئی منظوری، اگر کوئی ہو، کے جواز کا فیصلہ قاعدہ 3 اے کے حوالے سے کیا جانا تھا۔ اس طرح، ان حکم امتناع کی وجہ سے کسی دوسرے شخص کو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ یہ واضح ہے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کہ قاعدہ 3اے کا عمل معطل نہیں کیا گیا تھااور قاعدہ 3اے کو ختم نہیں کیا گیا ہے۔اس طرح کی کوئی منظوری دینے کے خلاف قاعدہ 3اے میں موجود ممانعت، اس لیے، جاری رہی۔

جناب سوراجی نے متبادل میں یہ بھی دلیل دی کہ عدالت عالیہ کے فیصلے کے بعد سابقہ رٹ پٹیشنوں میں حکم امتناع ختم ہونے کے بعد بھی، پہلے سے دی گئی منظوریوں کی جانچ قاعدہ 3 اے کی بنیاد پر کی جانی چاہیے کیونکہ یہ منظوری کی تاریخ پر موجود تھی۔ ہمیں اس پیشکش میں کوئی قابلیت نہیں ملتا۔ قاعدہ 3 اے میں ممانعت اعتراض شدہ منظوری دینے کے وقت موجود تھی اور اس لیے مذکورہ ممانعت کے خلاف دی گئی ان منظوریوں کو صحیح طور پر غلط قرار دیا گیا تھا، اور اس پر مزید غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔عدالت عالیہ کا ان منظوریوں کو کالعدم قرار دینے کا فیصلہ کسی کمزوری کا شکار نہیں ہے۔

نتیجتاً، یہ اپیلیں، مذکورہ بالا تمام متعلقہ معاملات کے ساتھ، اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہیں۔

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document